بسم اللہ الرحمن الرحیم

9240/59

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۳/۱۳۵۲
جامعہ دار العلوم کراچی

حضرات مفتیان کرام جامعہ دار العلوم کراچی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے، کہ احقر یہاں امریکہ میں ایک مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ لہذا یہاں نماز کے سلسلہ میں چند ایسی باتیں مشاہدہ میں آئی ہیں، کہ ان کے بارے میں احقر آپ سے راہنمائی اور یقینی اعتبار سے آپ حضرات سے شرعی حیثیت معلوم کرنا کا خواہشمند ہے، امید ہے حضرات بھرپور تعاون و راہنمائی فرمائیں گے

مسئلہ یہ ہے، کہ یہاں کوئی نمازی فرض نماز میں امام کے پیچھے دوسری یا تیسری رکعت میں آکر ملا، اور پھر امام کے سلام پھیرنے پر یہ نمازی جب اپنی بقیہ رکعت یا رکعتیں پوری کرنے کیلئے کھڑا ہوا، تو ہوتا یہ ہے، کہ جن کی ساری رکعت جماعت سے رہ گئی، وہ اس نمازی جس کی امام کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت رہ گئی تھی، اس کے کندھے پر آہستہ سے ہاتھ رکھکر اپنی موجودگی کا اشارہ کر دیتے ہیں، اور پھر یہ نمازی اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ امام کی طرح اونچی آواز میں اللہ اکبر، اور سمع اللہ کہہ کر ان کی امامت شروع کر دیتا ہے، اب معلوم یہ کرنا ہے، کہ کیا اس طرح سے بعد میں آنے والوں کی فرض نماز اور جماعت ہو جاتی ہے،

دوسرا مسئلہ یہ ہے، کہ یہاں یہ بات بھی عام پائی جاتی ہے، کہ کچھ لوگ مسجد میں

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

ایسے وقت پہنچے کہ فرض نماز ہو چکی تھی، اور اب لوگ بقیہ سنت یا نفل نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو رہے تھے، کہ اب سنت یا نفل نماز ادا کرنے والے کو یہ کہہ کر لوگ اپنا امام بنا لیتے ہیں، کہ ہماری فرض نماز اور جماعت رہ گئی ہے، تم اپنی سنت یا نفل نماز کی نیت کر لو اور ہم تمہارے پیچھے اپنی فرض نماز کی نیت کر لیتے ہیں، اسطرح ہماری فرض نماز ادا ہو جائیگی اور جماعت کا ثواب بھی ہو جائیگا، اور یہ سنت نفل ادا کرنے والا ان کی امامت شروع کر دیتا ہے،

اب معلوم یہ کرنا ہے، کہ کیا اسطرح سے جماعت کا ثواب ہو جائیگا، اور یہ کہ سنت یا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے ان فرض نماز کی نیت کرنے والوں کی نماز ہو جائیگی،

تیسری بات یہ کہ، یہاں امریکہ میں اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے، کہ مثلاً ظہر یا عصر کے وقت کوئی صاحب مسجد میں آئے، اور اس نے ظہر یا عصر کیلئے مسجد میں اذان کہی، اور کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب جماعت کا وقت ہو چکا تھا، اور کوئی نمازی اس شخص کے علاوہ وہاں نہیں آیا، تو اب اس شخص نے نماز کیلئے خود ہی اقامت کہی اور اس کے بعد خود ہی امام اور نمازی کا تصور کر کے نماز پڑھی۔ تو کیا ایسے شخص نے جماعت کے ثواب کو پا لیا، براہ کرم فقہ حنفی کے مطابق ان سوالات کا جواب عنایت فرمادیں، مہربانی ہوگی۔

والسلام

بندہ۔ فاروق گل

شوگر لینڈ، امریکہ

۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں جن حضرات نے امام کے ساتھ نماز شروع کی تھی، وہ جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر رہے ہوں، تو ان کی اقتداء کرنا درست نہیں ہے۔ لہذا جو لوگ اشارہ دے کر ان مسبوق لوگوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں، انکی نماز درست نہیں ہوتی۔

(۱) المحیط البرہانی (۱۲۵/۳)

الا تری ان الاقتداء بالمسبوق لا یصح وبالمنفرد یصح

(۲) شرح التنویر (۵۹۶/۱)

والمسبوق من سبقہ الامام ...... لا یجوز الاقتداء بہ

(۳) وکذا فی البحر الرائق (۲۹۷/۱)

(۲) فقہ حنفی کے مطابق صورت مسئولہ میں جن حضرات نے ایک مرتبہ اپنی فرض نماز پڑھ لی، سنت یا نفل پڑھنے کے دوران ان کے پیچھے بعد میں آنے والے حضرات کی فرض نماز اداء نہیں ہوگی۔ البتہ بعض دوسرے ائمہ نے اسکی اجازت دی ہے مگر ہمارے نزدیک فرض نماز نہیں ہوگی

(۱) بدائع الصنائع (۳۵۷/۱)

وعلی ھذا یخرج اقتداء المفترض بالمتنفل انہ لا یجوز عندنا خلافاً للشافعی رحمہ اللہ تعالی

(۲) الموسوعۃ الفقہیۃ (۳۶/۶)

جمھور الفقھاء (الحنفیۃ والمالکیۃ وھو المختار عند الحنابلۃ) علی عدم جواز اقتداء المفترض بالمتنفل

Scanned by CamScanner

لقوله علیه السلام "انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا

علیه، ولقوله علیه السلام "الامام ضامن" ۔

(۲) وکذا فی البحر (۶۲۶/۱)

(۳) صورت مسئولہ میں اگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو اذان دینے والا ہی تنہا تکبیر کہہ کر نماز ادا کرلے، اس سے اسے جماعت کا ثواب ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اور تبلیغ کرکے لوگوں میں نماز کا شوق واہتمام پیدا کرنے کی کوشش کرے ۔ (ماخذہ : فتاوی محمودیہ (۳۹۲/۶))

(۱) المصنف لابن ابی شیبة (۳۰۲/۲)

حدثنا ابن علیة ........ قال سلمان

ماکان رجل فی ارض قیّ فاذّن واقام الا صلّی خلفه من خلق

الله مالا یری طرفاه ۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

بندہ عبید الرحمن نوشہروی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹ جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۰/۵/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی

الجواب صحیح
محمد عبد المنعم
عفی عنہ
۱۳/۵/۱۴۳۲ھ

۱۹ جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۴۳/۱۳۵۲
مورخہ ۱۹/۵/۱۴۳۲ھ
جامعہ دارالعلوم کراچی